ریلیشن بنائے بغیر لڑکا لڑکی کا صرف فرینڈشپ کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

لڑکا لڑکی سے ریلیشن نہ رکھے، بلکہ صرف فرینڈشپ کرے، تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اجنبی لڑکے اور لڑکی کا خالی فرینڈشپ کرنا بھی ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، یہ کئی گناہوں کا مجموعہ ہے: مثلاً اجنبی لڑکی کا اجنبی لڑکے کے سامنے بے پردہ ہونا، بلا ضرورت بے تکلفی سے، مائل کرنے والے انداز میں بات چیت کرنا، یا بے حیائی پر مبنی باتیں کرنا، تنہائی اختیار کرنا، ناجائز دوستی برقرار رکھنے کے لیے تحائف کا لین دین کرنا، جو کہ رشوت ہے اور رشوت لینا دینا حرام ہے۔ اور پھر نفس سے پر اعتماد کرنا، بڑے جھوٹے پر اعتماد کرنا ہے، شروع شروع میں نفس یہی کہتا ہے کہ خالی فرینڈشپ ہی ہے لیکن پھر آہستہ آہستہ ناجائز ریلیشن (زنا) کی طرف بھی لے جاتا ہے۔

پردے کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ (30) وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪) ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔ اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں، مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (القرآن، پارہ 18، سورۃ النور، آیت: 30، 31)

امام ابن حجر ہیتمی الزواجر عن اقتراف الکبائر میں نقل فرماتے ہیں: "أخرج الشيخان وغيرهما عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «كتب على ابن آدم نصيبه من الزنا مدرك ذلك لا محالة؛ العينان زناهما النظر، والأذنان زناهما الاستماع، واللسان زناه الكلام، واليد زناها البطش، والرجل زناها الخطا، والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج أو يكذبه»۔۔۔ والطبراني بسند صحيح: «لأن يطعن في رأس أحدكم بمخيط» - أي بنحو إبرة أو مسلة وهو بكسر أوله وفتح ثالثه - «من حديد خير له من أن يمس امرأة لا تحل له». والطبراني: «إياكم والخلوة بالنساء، والذي نفسي بيده ما خلا رجل بامرأة إلا دخل الشيطان بينهما، ولأن يزحم رجلا خنزير متلطخ بطين أو حمأة - أي طين أسود منتن - خير له من أن يزحم منكبه امرأة لا تحل له». والطبراني: «لتغضن أبصاركم ولتحفظن فروجكم أو ليكشفن الله وجوهكم»" ترجمہ: امام بخاری اور

امام مسلم وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "ابنِ آدم پر زنا کا جو حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ اسے ضرور پائے گا، آنکھوں کا زنا (ناجائز چیز کو) دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (ناجائز) سننا ہے، زبان کا زنا بولنا (یعنی گناہوں بھری گفتگو کرنا) ہے، ہاتھوں کا زنا (جسے پکڑنا ناجائز ہے، اس کو) پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا (جس کی طرف چلنا ناجائز ہے، اس کی طرف) چلنا ہے اور دل زنا کی خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔" طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے، تو یہ اس سے بہتر ہے، کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے، جو اس کے لئے حلال نہیں۔" اور طبرانی نے روایت کیا کہ : "عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جو شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرتا ہے تو ان کے درمیان شیطان آجاتا ہے اور کسی شخص کو مٹی اور سیاہ بدبودار کیچڑ میں لت پت خنزیر روندے، تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندھے ایسی عورت کے کندھوں کو چھوئیں جو اس کے لئے حلال نہیں۔" اور طبرانی نے روایت کیا کہ : "تم یا تو اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ عزوجل تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔" (الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ3، مطبوعہ : بیروت)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : "ألا لا يخلون رجل بإمرأة إلا كان ثالثهما الشيطان" ترجمہ : خبردار! کوئی شخص کسی عورت سے خلوت نہیں کرتا، مگر ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (سنن الترمذی، جلد 1، صفحہ 221، مطبوعہ : کراچی)

مذکورہ حدیث کے تحت علامہ علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں : "والمعنى يكون الشيطان معهما يهيج شهوة كل منهما حتى يلقيهما في الزنا" ترجمہ : مطلب یہ ہے کہ شیطان ان دونوں کے ساتھ ہوتا ہے اور دونوں کی شہوت کو بڑھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ دونوں کو بدکاری میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب النظر، جلد5، صفحہ 2056، حدیث نمبر 3118، دار الفکر، بیروت)

الزواجر عن اقتراف الکبائر میں حدیث پاک ہے "ایاکم والدخول علی النساء" ترجمہ : اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ 4، مطبوعہ : بیروت)

علامہ بُرہان الدین مَرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "ولا یجوز ان ینظر الرجل الی الاجنبیۃ" ترجمہ : مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا جائز نہیں ہے۔ (الھدایۃ، جلد4، صفحہ 460، مطبوعہ : لاہور)

الجوہرۃ النیرۃ میں ہے "تحرم الخلوة بالأجنبية وإن كان معها غيرها هكذا في الهداية لكن وجد في بعض الحواشي أن خلوة الرجل مع الأجنبية حرام وإن كان معه غيرها سواء كانت امرأة لرجل أو محرما أخرى له" ترجمہ : اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے، اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور عورت بھی ہو۔ اسی طرح ہدایہ میں ہے۔ لیکن بعض حواشی میں یوں ہے کہ مرد کی اجنبیہ عورت

کے ساتھ تنہائی حرام ہے، اگرچہ مرد کے ساتھ اجنبیہ عورت کے علاوہ کوئی اور بھی ہو، چاہے وہ اسی مرد کی زوجہ ہو یا اس کی کوئی اور محرمہ ہو۔ (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الحج، جلد1، صفحہ150، مطبعہ خیریہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ”نجيز الكلام مع النّساء للأجانب ومحاورتهنّ عند الحاجة إلى ذلك، ولا نجيز لهنّ رفع أصواتهنّ ولا تمطيطها ولا تليينها وتقطيعها لما في ذلك من استمالة الرّجال إليهنّ وتحريك الشّهوات منهم ومن هذا لم تجز ان تؤذن المراة“ **ترجمہ: ہم وقتِ ضرورت اجنبی عورتوں سے کلام اور بات چیت کو جائز قرار دیتے ہیں، البتہ یہ جائز نہیں قرار دیتے کہ وہ اپنی آوازیں بلند کریں، گفتگو کو بڑھائیں، نرم لہجہ رکھیں یا مبالغہ کریں، کیونکہ اس طرح تو مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے اور ان کی شہوات کو ابھارنا ہے، اِسی وجہ سے تو عورت کا اذان دینا جائز نہیں۔** (رد المحتار علی الدر المختار، جلد2، صفحہ97، مطبوعہ: کوئٹہ)

رشوت کے متعلق مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ”لعن النبی صلی اللہ علیه وسلم الراشی والمرتشی والرائش، یعنی الذی یمشی بینھما“ **ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان معاملہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔** (مصنف ابن ابی شیبہ، جلد4، صفحہ444، مکتبۃ الرشد، الریاض)

البحر الرائق میں ہے ”ما یدفعه المتعاشقان رشوۃ یجب ردھا ولا تملک“ **ترجمہ: عاشق و معشوق آپس میں ایک دوسرے کو جو تحائف دیتے ہیں، وہ رشوت ہے، ان کا واپس کرنا واجب ہے، وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔** (البحر الرائق، جلد6، صفحہ441، مطبوعہ: کوئٹہ)

ملفوظات اعلی حضرت میں ہے "اور اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا بڑے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) پر اعتماد کرتا ہے، "اِنَّھَا اَکْذَبُ شَیْءٍ اِذَا حَلَفَتْ فَکَیْفَ اِذَا وَعَدَتْ (کہ نفس اگر کوئی بات قسم کھا کر کہے تو سب سے بڑھ کر جھوٹا ہے، نہ کہ جب خالی وعدہ کرے)" (ملفوظات اعلی حضرت، ح2، ص277، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4509

تاریخ اجراء: 10 جمادی الاخریٰ 1447ھ/02 دسمبر 2025ء